یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانون کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانون کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگارون کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

اہلحدیث

بوئے ہوئی مصطفےٰ کی گفتار مت دیکھ کسی کا قول و کردار

بر اہل حدیث و نقل کر بات ہابن و یہم و قیاس کی بات

جلد ۳ نمبر ۳۸

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ

والیان ریاست سے " للعـــہ

روسا و جاگیرداروں سے " للعـــہ

عام خریدارون سے " عـــہ/

غیر ممالک سے " ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اہلحدیث والون سے " عـــہ/

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے +

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری المقدس

کیا امام بخاری کا بدلہ ہے؟

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر + پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

امرتسر مطبع ریاض ہند میں ایک رسالہ منظوم چھپا ہے جسکا نام ہے "بستان غوثیہ" مصنف اوس کا شیعہ ہے مضمون اوس کیا ہے بس کچھ نہ پوچھئے. کسی اہل سنت کے سننے کے قابل نہیں. حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا الشیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہو ہم حیران ہیں کہ اس قسم کی تحریرات سے مسلمانون کو کیا فائدہ. مسلمانون کی شکستہ حالت کیا اس امر کی مقتضی ہے کہ گڑے مردون کو اکھاڑا جائے. مانا کہ شیعون کے نزدیک ان بزرگون کی قدر و عظمت نہو. مگر وہ یہ تو جانتے ہیں کہ اہل سنت ان بزرگون کی عزت کرتے ہیں پھر کیا اون کو معلوم نہیں کہ قرآن شریف کی تعلیم ہے کہ مشرکون کے معبودون کو بھی برا نہ کہو. اسیلئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ لا تسبوا الاموات فتوذوا الاحیاء کسی مردے کو برا نہ کہو جس سے زندون کو ایذا پہونچے.

مانا کہ شیعون کو اہل بیت کی محبت کا دعوی ہی نہیں بلکہ غلو بھی ہو لیکن یہ کیا شرافت اور انسانیت ہے کہ جمہور مسلمانون کے دلون کو صدمہ پہونچایا جائے. ہم اسکے متعلق زیادہ پھر لکھینگے پہلے ہم بادل ناخواستہ چند ایک اشعار کتاب مذکور سے نقل کرتے ہیں (نقل کفر کفر نباشد)

سنیون میں غوث کی کیا یاد ہے | فخر ہر قریہ ہند کا بغداد ہے
گیارہوین سے سب ہین سنی سرفراز | پر نہیں سبطین کی بھی دو نیاز
بارہ بارہ جاہیئے تہی سب کی یاد | عبد قادر کہا گیا حق العباد
عبد قادر عبد قادر کب ہوا | نفس پرور اور عبد البطن تہا
حظ نفسانی سے اس کو کام تہا | عارف حق وہ ہا شاء اللہ نام تہا
مقبرہ پر فوج نادر نے ہگا | ڈر کے اسنے عبد قادر نے ہگا
گرد ہوتا وہ ہپید جعبا | تو نہ ہوتی وہ نجاست و نادر کو سزا
ہپید پیران میر میدان وہ نہ تہا | تہی یہ القاب محض رد مو لفظ
تہا کثیف ذات کا سید نہ تہا | تھا عدو سادات کا سید نہ تہا
یہ بھی نعطون نے لکہا ہے تہا یہود | تہا نمود و شور و شر وہ بے نمود

معذرت. اخبار کا اصل کاتب اپنے رشتہ دارون کی علالت میں مصروف تہا اسلئے اخبار نہ لکہ سکا مینجر.

لا تقدرتا یعنی ضرر دیتا. استفہام انکاری ہے. (مصنف تان ونگ)

ahmadimuslim.de

غوث اعظم بود شیطان الرجیم | گفت بردم مصطفیٰ را تا کریم
نیز در فضیه نوشت آن کینہ کش | قتل شد شبیر از سیف حدیث
جو کہے یوں وہ گدھے کا بول ہے | مشکل اسکی کا بل الاحول ہے صفحہ ۱۴

یہ تو حضرت پیر صاحبؒ کی شان میں ہے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں یوں ہرزہ درائی کی ہے۔

تھا بجولا ذات کا کم ذات تھا | خادم سادات وہ دن رات تھا
حضرت صادق سے پڑھتا تھا سبق | پر لگے ملنے جو جابر سے طبق
چاشنی حلوے کی بُری ہوتی ہے پیار | عقل بھی ماری گئی آخر کی بار
پھر گیا سادات سے وہ بے وفا | ہو نہیں سکتی کمینوں سے وفا
دل میں اپنے وہ لگا کرنے گمان | سب جہان ہے آج میرا قدردان
آج سب علموں میں ہوں میں تو طاق ہوں | طاق ہوں شب شہرۂ آفاق ہوں
الغرض گمراہ نعمان ہو گیا | اور تکبر میں وہ شیطان ہو گیا

کس طرح شرافت اور انسانیت کے جامہ سے باہر ہو کر یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں ایک بڑی لمبی حکایت لکھی ہے جس میں علاوہ بہتان اور دل آزار افتراء کے اسقدر گالیاں دی ہیں کہ کسی شریف آدمی کی طاقت نہیں کہ اونکو سن سکے۔ مگر افسوس کہ شیعوں کو بزرگان دین کی بدگوئی نے اس درجہ پر پہونچا دیا ہے کہ معلوم انسانیت سے بھی گر گئے ہیں۔ سچ ہے ؎

دشنام مجمد مذہب کہ عبادت باشد | مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

خیر اس قصے کو تو ہم یہاں ہی خدا کے سپرد کر کے اس فتنہ کا سبب تلاش کرتے ہیں۔ کہ کیا ہے۔

ہم اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں ممکن ہے غلط ہو کہ اس طوفان کا باعث اخبار اہل فقہ کے وہ مضامین ہیں جو امام بخاری کی توہین کے متعلق چھپتے رہے ہیں گو شیعوں کو امام بخاری کا عوض اتارنا مقصود نہو۔ مگر غیرت خداوندی تو کچھ اور ہی چیز ہے جس کے اسرار تک پہونچنا ہر ایک کا کام نہیں۔ اسلئے خدائی غیرت نے کرشمہ دکھایا اور بدعتیوں کو محدثین خصوصاً امام المحدثین کی توہین کا مزہ چکھانے کے لئے ایک دشمن کو اس طرف آمادہ کیا۔ سچ ہے ؎

الامان ہوگا فرشتوں کی زبان پر جاری | گر اسیطرح رہا تم سے شیعو پالا

اب سنئے ان بزرگان دین کی کرامت جنکی شیعوں نے ہتک کی ہے کہ کتاب بعد چھپنے کے سلائی اور کٹائی کے لئے دفتری کے پاس گئی تو دفتری نے قصداً یا سہواً اوسکو ایسا کاٹا کہ سطر۔ دو سطر تحریر کی بھی ساتھ ہی اڑ گئیں۔ مالک کتاب مطبع والوں کو نالش کی دہمکی دیتا ہے مالک مطبع نے دفتری کو نوٹس دیا ہے سنا ہے دفتری بمشورہ قانون دانوں کے خاموش کتابوں کا اقرار ہی نہیں کرتا یہانتک کہ جس آدمی نے کتابیں دفتری کے پہونچائی تھیں اوسکی بانہہ ٹوٹ گئی وہ ہسپتال میں پڑا ہے غرض ایسی کچھ الجھن میں معاملہ پڑا کہ کئی دنوں تک نہ سلجھا آخرکار تنگ ہو کر فریقین نے کچھ کچھ حرجانہ اٹھایا اور کتابیں لے گئے

مالک مطبع چونکہ مرزائی ہے اسلئے ہم مرزائیوں سے عموماً اور مالک مطبع مذکور سے خصوصاً پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب قادیانی کی بھی کوئی کرامت یا معجزہ ایسا ظاہر ہوا کہ اونکی ہتک کرنیوالے ایسی الجھن میں پڑے ہوں۔ جیسے تم لوگ پڑے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت سر کی حنفی پبلک اس کتاب کا کیا انتظام کرتی ہے ہمارے خیال میں بہتر ہو کہ ہر مہینے میں جو گیارہویں کیجاتی ہے اُسی خرچ کو چندہ کر کے اس کام پر لگایا جائے۔ ایسی صورت میں گیارہویں سے کیا فائدہ جبکہ گیارہویں والے کی ہتک ہو رہی ہو۔ ہم نے بطور ہمدردی ایک آسان تجویز بتلا دی ہے۔ اب عمل کرنا نہ کرنا اونکا اختیار ہے اگر ان گیارہویں بازوں نے حرکت نہ کی تو شاید اور کوئی اللہ کا بندہ کھڑا ہو جائے ؎ ہے مردے از غیب بروں آید و کارے بکند۔

عجیب وہم پرستی

یوں تو ہندوؤں کی قوم بت پرستی کیوجہ سے وہم پرست مشہور ہے مگر آج جس وہم کا ذکر ہم کرینگے وہ شاید ناظرین نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ لاہور کے ہندو اخبار سناتن دہرم گزٹ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔

"چوہے دیوتا ہیں؟ عوام لوگ اس سے واقف ہیں کہ جب کہیں طاعون پھیلتا ہے تو وہاں کے چوہے مرنیکے علاوہ بہاگ بھی جاتے ہیں ایسے طریقہ سے حال میں جب سے کہ علیگڈھ میں طاعون پھیلا ہے میرے مکان میں جو بکثرت چوہے تھے نہ معلوم کہاں غائب ہو گئے یعنے بھاگ

گئے تھے یا بلوں کے اندر ہی رہتے تھے. اغلب گمان تو یہ ہے کہ بھاگ گئے ہونگے مگر ایک دن کا ذکر ہے کہ جب ہم چند ایک ہمسائے اپنے مکان سے باہر دوسرے کے مکان پر بیٹھے ہوئے باہم گفتگو کر رہے تھے تو طاعون کے ایام میں چوہوں کے بھاگ جانے کی نسبت ذکر ہونے لگا. اس وقت اتفاق سے میں نے بھی خود جو مشاہدہ کیا تھا اور در اصل صحیح امر تھا بیان کر دیا کہ پیشتر تو میرے یہاں موٹے موٹے چوہے بکثرت تھے مگر اب جب سے طاعون اس جانب پھیل رہا ہے وہ موٹے موٹے چوہے بالکل نہیں ہیں. حالانکہ اُن میں سے کوئی مرا بھی نہیں لیکن اب صرف چند چھوٹی چھوٹی چوہیاں رہ گئی ہیں اور نہ معلوم کہ وہ موٹے چوہے سب کہاں بھاگ گئے ہیں بس یہ کہنا ہی تھا کہ رات کو تو میں نے یہ کہا اور صبح ہی موٹے موٹے چوہے گھر میں بکثرت مثل سابق کے نظر آئے گویا کہ وہ رات کو ہی مکان میں آکر موجود ہو گئے تھے پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوہے دیوتا ہیں نہیں تو وہ میری بات اور خصوصًا ایسی جو مکان میں بھی نہیں کہی گئی. کس طرح سن لیتے اور اُسی رات کو مکان میں بھی سب کیونکر آکر نمودار ہو جاتے. پس یہ امر صاف اور صحیح طور سے بخوبی ثابت ہے کہ چوہے ضرور دیوتا ہیں! اور اسی مضمون میں یہ نصیحت بھی اخذ ہوتی ہے کہ دیوتاؤں کے راز ظاہر کرنا چاہئے ورنہ ضرور ہی بگھن ہوتا ہے جیسا کہ منتر وغیرہ کے عاملوں کا قول و عمل ہے وہ نہایت ہی درست ہے +

ہندو مسلمان* انگریز سبھی انکو دیوتا کہتے ہیں تفصیل اس کی اس طرح پر ہے کہ ہندوؤں کے دیوتا گنیش جی کی سواری چوہا ہے بس وہ چوہا جو گنیش جی کی سواری میں ہے دیوتا ہوا اور اسی وجہ سے اس کے تمام خاندان بھی دیوتا شمار کئے جاتے ہیں. مسلمانوں میں چوہوں کو پیر پیغمبر اور کہا جاتا ہے. شاید یہ نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہو کیونکہ چوہوں کو بھی تو موسیٰ کہتے ہیں اور اس تناسب کی کوئی اور بھی وجہ ضرور ہو گی کہ جن معنوں سے چوہوں پر لفظ پیغمبر کا صادق آتا ہے. اور دوسرا لفظ پیر جو بولتے ہیں اُس کی غالبًا یہ وجہ ہے کہ چونکہ چوہا گنیش جی کی سواری میں ہے اور گنیش جی شیو جی کے پتر ہو کر ایک گنڑوں کے مالک ہیں پس گنیش جی اور اونکی سواری وغیرہ سب گنڑ شیو جی کے ستیا ہوئے جیسا کہ بانا شریعت سے شری کرشن بھگوان کا جب یدھ ہو رہا تھا اور بانا شروت شیو جی کا پرم بھگت تھا اُس نے کرشن بھگوان سے ہار مان کر شیو جی کو یاد کیا تب شیو جی مہاراج اپنے بھگت کے سہائتا کیواسطے اپنی کل فوج لیکر آئے تھے اُس میں گنپتی جی وغیرہ شیو جی کے سبھی پتر مع اپنے گنڑوں کی ستیا کے موجود تھے (شری مدبھاگوت پوران دشم اسکندھ ۶۳. ادھیائے) اس سے صاف ظاہر ہے کہ گنیش جی اور اونکا باہن یعنی سواری سب شیو روپ ہیں اور چونکہ شیو جی تمام دیوتاؤں سے بڑے ہیں اسلئے مہادیو کو بوڑھا بابا اور مسلمان پیر کہتے ہیں چنانچہ سوموار جو شیو جی کا دن ہے اُسکو مسلمان بھی پیروار بولتے ہیں اور اسی وجہ سے چوہا جو شیو روپ ہے اُسکو بھی پیر کہتے ہیں پس مسلمان جو چوہوں کو جو پیر پیغمبر بولتے ہیں اُسکی وجہ کافی طور پر سمجھائی گئی ہے اب بولنے کے علاوہ دوسرا نظری ثبوت بھی تحریر کرتا ہوں کہ جس گھر میں چوہے زیادہ ضرر نقصان کرتے ہوں اُن پر پیغمبر کے نام پر ریوڑی بولدینے اور بانٹ دینے سے نقصان نہیں کرتے اہل اسلام کے طرف سے یہ ایک تا وجہ دیوتا ہونے کی ہے +

انگریز لوگ چوہوں کو پلیگ کا دیوتا سمجھتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر آنسیں کے پرس صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ :-

چوہے پلیگ کی سواری ہیں. پلیگ چوہوں پر سوار ہو کر آتا ہے

در اصل وجہ اوسکی یہ ہے کہ پلیگ کو ہندی میں مہاماری کہتے ہیں یہ ایک قسم کی چھوٹی پرلے یعنی قیامت ہے اور موت کے دیوتا شیو جی ہیں. انہیں کو اہل اسلام اسرافیل کہتے ہیں چونکہ ہندو پرلے کا ہونا شیو جی سے اور مسلمان قیامت کا ہونا اسرافیل

* مہربانی کر کر اپنے مسلمانوں بھائیوں کو خیال میں غلط و معقول دیکھئے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

شعر مندرجہ عنوان کے صدق میں جسکو کلام ہو وہ لالہ لاجپت رائے سے آریہ سماج کا برتاؤ دیکھ لے۔

لالہ لاجپت رائے کی بابت ہم آج سے پہلے کسی نمبر میں لکھ چکے ہیں کہ پنجاب کے قابل آدمیوں میں سے ایک قابل وکیل اور سیاسی امور میں بہت کچھ حصہ لینے والے تھے۔ اونکی قابلیت کے لحاظ سے ہمیں انکو موافذہ پر سخت ملال ہونا چاہیئے اسلیئے ہم نے دعا کی تھی کہ خداوند کریم اونکو رہائی دلاکر کسی مفید کام کی توفیق بخشے۔ مگر افسوس ہے کہ جس قوم اور سوسائٹی کے وہ معزز ممبر تھے وہی اون سے علیحدگی کیئے جاتے ہیں ہندؤن اور سکھوں نے تو علی الاعلان کہہ دیا کہ مہاراج ہم نہیں ہیں خیر انہوں نے تو کہنا ہی تھا تعجب تر تو یہ ہے کہ آریوں بالخصوص گوشت خور آریوں نے جنکی سوسائٹی کے لالہ لاجپت رائے فخر تھے اونکا آرگن آریہ گزٹ بھی بظاہر ناراضگی کے لہجہ پر لکھتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے جب سے پولیٹکل امور میں حصہ لینے لگے تھے۔ سماج کا بہت نقصان ہوا یہانتک کہ اسی سماج کا ایک ڈیپوٹیشن لاٹ صاحب پنجاب سے ملا تو۔ کھلے لفظوں میں عرض کیا کہ آریہ سماج کو بحیثیت سماج کے پولیٹکل امور سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ ایک مذہبی سماج ہے جسکے جواب میں لاٹ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں تو ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنروں نے یہی رپورٹ کی ہے کہ جہاں جہاں آریہ سماج ہے وہاں ہی شورش ہے اسکے جواب میں ممبران آریہ سماج نے کہا کہ آریہ سماج چونکہ ہر ایک مذہب پر بڑی سختی سے نکتہ چینی کرتی ہے اسلئے ہر ایک قوم اسکی بدخواہ ہے اور اسکو بدنام کرنا چاہتی ہے۔

ہمیں اس موقع پر اس گفتگو کے صدق وکذب پر بحث کرنی منظور نہیں بلکہ یہ دکھانا ہے کہ جو خیال مسلمانوں دوراندیشوں کا تھا۔ آخرکار وہ سچا ثابت ہوا ہندؤن کی اس شورش پر مسلمان لیڈروں نے کہا تھا کہ مسلمانو! ہوشیار رہنا یہ لوگ تمکو ساتھ ملاکر تکلیف کے موقع پر سب یہی کہنے لگ جائینگے کہ ہم ساتھ نہ تھے کیونکہ اسکا اشارہ قرآن مجید میں ملتا ہے۔ پس وہی ہوا جونہی لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ ماخوذ ہوئے چاروں طرف سے صدائیں آ رہی ہیں کہ یہ دونوں ہم میں سے نہ تھے۔ کیسا خوفناک سین ہے کہ بقول آریہ گزٹ جس قوم کے لیئے شہید ہوئے وہی قدر نہیں کرتی آہ بیچارے دونوں پولیٹکل ملزم قوم کو مخاطب کر کے بزبان حال گویا یہ کہہ رہے ہیں کہ

کبھی تو شہید وفا کی قبروں پہ آؤ
یہ سب گھر تمہارے بسائے ہوئے ہیں

غریب فنڈ ہمیں منشی محمد حسین صاحب کلرک ازمقام سہاگپور ضلع ہوشنگ آباد نے مبلغ پانچ روپیہ اور میر غلام جیلانی صاحب نے بلیوی عصم اور عبداللہ حسن طالب علم امرتسر دو روپیہ غرباء فنڈ سے آئے ہیں مولوی عبداللطیف اور سید ورجنا جملہ مبلغ معہ دیا اخبار بنام رحمت اللہ طالب علم مسجد چینیاں والی اور عبداللہ حکیم احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور جنکی درخواستیں چھپ چکی تھیں سال کے لیئے جاری کیئے گئے ہیں سابقہ قرض ۹۹؍ داخل خزانہ رہے احباب کرم توجہ فرمائیں۔

درخواست ۴۳ ۔ میں غریب آدمی ہوں فی سبیل اللہ اخبار بھیجو محمد اسمعیل طالب علم مدرسہ احمدیہ ستیانہ ڈبہی۔

ایضاً ۴۴ ۔ میں بھی ایک مسکین مشتاق ہوں۔ برگ سبز است تحفہ درویش سید محمد افضل ازنا بہر والہ ڈاکخانہ اخلاص پور ضلع ہوشیارپور۔

ایضاً ۴۵ ۔ جناب من ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ محمد الدین خان طالب علم حیدرآباد دکن محلہ افضل گنج۔

ایضاً ۴۶ ۔ میں حنفی ہوں مگر اخبار اہلحدیث کا شائق۔ محمد زین العابدین کوہی حنفی بمقام سماہنی ضلع بھمبر ریاست جموں۔

قصور عقل دوسرے حصہ میں جیسے یہ دکھایا جاتا کہ تعدد **بجیہ نعمت** یا اختلاف اوصاف وصف قدامت کو تعدد ہی مانع ہے بجواب اسکے جو کچھ مخاطب صاحب نے فرمایا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ جسطرح وصف انسانیت کے اندر متعدد ومختلف اوصاف کے افراد کا داخلہ جائز ہے اسیطرح وصف قدامت کے اندر بھی متعدد ومختلف اوصاف کے افراد کا داخلہ جائز وممکن ہے علاوہ اسکے اختلاف اوصاف ہمعصری کو کیونکر مانع ہو سکتا ہے جبکہ ایک ہی وقت کے پیدا شدہ لاکھوں انسان مختلف اوصاف سے ظاہر ہیں۔

جواب ۔ ہم تعدد واختلاف اوصاف پر مبنی ہے اور اختلاف اوصاف کے واسطے فرق مراتب وتعین اقسام لازمی ہے جو کسی وصف خاص مخصوص وصف قدامت کے اندر باطل ہے اسلئے نزد محققانہ عقیدہ تعدد قدما باطل ہے

نیشنل کمرشل ایجنسی

سب سے سستا اور بڑھیا مال ہر قسم کے انجن اور مشینیں مشین جوکہ کل مبلغ ایکہزار روپیہ خرچ کرنے پر ملیگا جو کہ ۱۴۳ من روزانہ آٹا ایک سو روپیہ اگر آپ اور تو ہمارا انجن چلاکر بجلی وغیرہ ہر قسم کی مشینیں جو کاٹنے کی چاول صاف کر سے پانی نکالنے کی سب قیمت پر دستیاب ہو سکتی اور ہاتھ سے چلنے والی سکتی ہیں ہاتھ سے مشینیں بھی مل سکتی ہیں جو میں برف تیار کر دیتی ہیں اور سکنک وغیرہ ہم اپنے کسی ریلوے اسٹیشن پر زیادہ دور بھی جو مشینیں کام دیگی اس سے زیادہ اور کیا ہے

مینیجر

کمرشل ایجنسی

بازار پیڑا امرتسر

غور بات یہ ہے کہ اصل سوال کا جواب کیا دیا ہے۔ ناظرین کی آسانی کے لئے ہم نے جواب پر خط کھینچ دیا ہے۔ دیکھ سکتے ہیں کہ مہاشے کیا فرما رہے ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ آپ کو جو یہ تکلیف ہوئی ہے تو کیوں ہوئی ہے کیا اینٹو ظالم ہے کہ اوس نے بے وجہ آپکو یہ تکلیف پہونچائی سوال کیا صاف ہے مگر جواب دیتے ہیں کہ جس نے ہمارا رجسٹر چرایا اوسے پرماتما ضرور سزا دینگے۔ کیا خوب ع
من چہ مے گویم تنبورہ من چہ گوید

یہ ہیں آریوں کے قابل فخر مناظر جنکی بابت آریہ گزٹ وغیرہ۔ لکھا کرتے ہیں کہ مسافر کا اڈیٹر مسلمانوں کو دندان شکن جواب دیتا ہے۔ سچ ہے۔ اندھوں میں کانا راجہ۔ اجی جناب سوال تو آپ کی ذات شریف سے تھا کہ آپکو تکلیف کیوں پہونچی آپ جواب دیتے ہیں۔ اوس ظالم کو ضرور سزا ملیگی جسنے ہمارا رجسٹر چرایا۔ مہاشہ جی جس قاعدہ سے اوسکو سزا ملیگی کیا اوسی قاعدہ سے آپکو ملی یا یونہی اینٹو نے تیر ظلم کیا۔ بات ٹھکانے کہو حواس باختہ کیوں ہو۔ مگر کیا آپ اہلحدیث کا معقول جواب دے سکیں گے ہرگز نہیں ع

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار اون سے — وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

کرشن قادیانی کی تنگ ظرفی

ناظرین آگاہ ہونگے کہ کرشن جی نے ایک بڑا لمبا چوڑا اشتہار دیا تھا جس میں خاکسار کو بد دعا دی تھی کہ تم طاعون ہیضہ وغیرہ سے میری زندگی میں مرجاؤ گے۔ گو آپکی یہ دعائیں اور پیشگوئیاں تو بقول استاد کے عزندگی مارنے کو مسیح الزمان ہوئے اس قابل ہیں کہ اونکی طرف خیال ہی نہ کیا جائے۔ بلکہ گذشتہ سے کم ہیں تاہم ہم نے آپکی استدعا کے مطابق آپکا اشتہار سارا اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل میں درج کردیا۔ لیکن ہم نے اسکے جواب کی بابت لکھا تھا کہ آپ بھی اس جواب کو اپنے اخباروں اور رسالوں میں درج کرائیں۔ مگر افسوس کہ آپ ایسے عالی ظرف کہاں تھے کہ اوس جواب کو بھی نقل کرتے چنانچہ آجتک انہوں نے نہ کیا اور نہ کرینگے۔ یہ ہیں ہمارے مسیح اور یہ ہیں ہمارے مہدی اور کرشن گوپال۔ بلکہ بقول خود خدا کے بیٹے ع

لب سمندر دیکھ لی ہم نے تیری دریا دلی
تشنہ لب رکھا صدف کو بوند پانی کی نہ دی

قادیانی الہام کی گولائی

قادیانی الہاموں کی گولائی کا کئی ایک دفعہ اہلحدیث میں ذکر آیا ہے مگر آج جس الہام کا ذکر ہم کرنے کو ہیں وہ اُن سب گذشتہ الہاموں سے فسٹ نمبر ہے۔ وہ یہ ہے۔

"الٰہی خانہ دشمن کہ تو ویران کردی"

اس الہام کو ۱۰ مئی کے الحکم میں مولوی اللہ دتا مرحوم ساکن گھسل ضلع گورداسپور کی نسبت لگایا ہے جسکے انتقال کا ذکر گذشتہ اہلحدیث میں کیا گیا ہے۔ مرحوم گو عالم نہ تھا بلکہ معمولی نوشت خواند جانتا تھا اور درزی کا کام کرتا تھا مگر قادیانی مشن کا مخالف تھا اسلئے اسکی موت پر خوشیاں منا کر آخیر میں لکھا ہے کہ

"آخیر میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے بھی ہمدردی ہے کہ انکا ایک وکیل اس سلسلہ کی مخالفت میں ہلاک ہوگیا اور اس کا بازو ٹوٹ گیا"

مگر کسقدر افسوس اور کمینہ پن ہے کہ ایک معمولی مخالف کی موت پر تو الہام لگائے جاتے ہیں لیکن جب اپنے بڑے بڑے خیر خواہ مرجاتے ہیں تو کان پر جوں نہیں رینگتی او ظالم تمہارا مولوی عبدالکریم امام حضرت کہاں ہے تمہاری پارٹی کا رکن رکین مولوی برہان الدین جہلمی کہاں ہے تمہارے گرو کی دائیں مونچھ کا بال۔ افضل اڈیٹر بدر کا۔ کہاں ہے بتلاؤ ان بڑے بڑے رکنوں کے مرنے سے بھی تمہارا کوئی الہام چسپاں ہوا یا نہیں۔ حالانکہ عبدالکریم کی بابت تمہارے گرو نے کئی دفعہ الہام سے بتلایا تھا کہ اچھا ہو جائیگا۔ مگر آخر وہ فی ... ہوا۔

ناظرین! الہام مذکور کی گولائی دیکھئے کس بلا کی ہے۔ کوئی ہندو مرے تب سچا کوئی مسلمان مرے تو سچا۔ کوئی آریہ مرے تو سچا۔ کوئی عیسائی مرے تب بھی سچا بلکہ کوئی چوہڑا مرے تو بھی سچا۔ واہ چہ خوش ع

این کرامت ولی ما چہ عجب ۔ گربہ شاشید گفت باران شد

لالہ لاجپت رائے اور آریہ سماج

صراحی چون شود خالی جدا پیمانہ میگردد
برونہ تنگ دستی آشنا بیگانہ میگردد

ahmadimuslim.de

سے خیال کرتے ہیں یعنی اُسی سے منسوب کرتے ہیں
پس اس چھوٹی قیامت کے کرنے والے بھی شیو جی ہیں
اوپر صاف بیان کر دیا گیا ہے کہ چوہا شیو روپ ہے
اس لئے اگر چوہا شیو جی کے حکم کو اپنے اوپر سوار کرا کر
لاتا ہے تو اس میں تعجب ہی کیا ہے۔ پس چوہا ایک دیوتا ہے
جو ہماری قیامت کے آنے کی پہلے سے خبر دیتا ہے ظاہر
مطلب یہ ہے کہ تینوں قوموں کے اصل کے موجب چوہے
دیوتا ثابت ہوتے ہیں اور چونکہ انکا دیوتا پن میری [illegible]
میں بھی آچکا ہے کہ جو اوپر لکھا تھا۔ پس اس میں ہرگز ہرگز
شک نہیں ہے کہ چوہے ضرور بالضرور دیوتا ہیں۔"

(پنڈت ساہج بہاری لال، اتہر، علیگڈھ)

مسافر بیچارہ! ڈھب بھینسا

آگرہ کا بازاری اخبار مسافر آریوں کا اپنا بتانا گالیاں دینے کا واحد ٹھیکہ دار۔ اگر کبھی کوئی بات نکالنے کی ٹھہر کہتا کہ تناسخ کے مضمون میں تو ایسا بے ڈھب پھنسا ہے کہ نہایت ہی قابل رحم حالت میں ہے!

اہلحدیث میں ایک مضمون چھپا تھا کہ مسافر کا رجسٹر چرایا گیا جسسے اوس کو بہت تکلیف ہوئی اور اوس پر مقدمہ چلایا گیا جو سخت موجب تکلیف ہے تو کیوں اوسکو تکلیف ہوئی (بقاعدہ مسئلہ تناسخ ضرور اوسنے کسی پہلی جون میں کسی کی چوری کی ہوگی یا اور کسی مظلوم پر مقدمہ کیا ہوگا۔ اس مختصر مگر معقول سوال کا جواب مسافر نے کئی ایک دفعہ دینے کی کوشش کی لیکن ایسی ناکام کہ آریہ سماج کے اس قابل فخر کی جسپر آریہ گزٹ وغیرہ آریہ اخبار ناز کیا کرتے ہیں حالت قابل رحم معلوم ہوتی ہے پہلے جوابوں کو تو ناظرین دیکھ چکے ہیں آج ایک نیا جواب لالہ جی کا نقل کرتے ہیں جو ۲۸ مئی کے مسافر میں نکلا ہے۔ لالہ جی بہت سی بے نقط گالیاں دینے کے بعد لکھتے ہیں۔

" اب ہم آپکے سوال کا جواب دیتے ہیں سنئے آپ اپنے ۲۹ مئی کے پرچہ میں حسب عادت بہیں دل کھولکر صلواتیں سنانے کے بعد اپنے خیال میں بہت یہ بڑا بھاری سوال کرتے ہیں کہ آریوں کا مذہب ہے کہ جو تکلیف یا مصیبت کسی شخص کو پہنچتی ہے اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اس شخص نے بھی ایسی ہی تکلیف کسی دوسرے شخص کو اپنی پہلی جون میں پہنچائی ہوگی پس ہمارا سوال بھی انہی کے مذہب کے بموجب ہے کہ مسافر کا رجسٹر چوری ہوگیا تو ضرور ہے کہ پہلی جون میں اسنے بھی کسی کی چوری کی ہوگی اور اس جون میں مسافر پر مقدمہ دائر ہوا جو اس بات کا شاہد ہے کہ پچھلی جون میں مسافر نے بھی کسی غریب پر مقدمہ چلایا ہوگا پس اگر آریوں کا مذہب یہی ہے تو مسافر چور اور ظالم ہے اور اگر مسافر چور اور ظالم نہیں تو آریہ مذہب جھوٹا ہے یہ دونوں ضدین ہیں۔ اور اجتماع الضدین کبھی ہو نہیں سکتا "

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا + لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

میاں تمہیں کسی تم ہی جیسے جٹ ملان نے بہکا دیا ہوگا۔ آریوں کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اگر تم آریہ سماج کے عقائد سے ایسے ہی بے بہرہ تھے تو سوال ہی کرنے کس بستے پر گھر سے نکلے تھے۔ کیا سوال کئے بغیر جان نکلی جاتی تھی یا ملائگی میں فرق آجانے کا اندیشہ تھا اور اگر ایسا تھا تو کسی آریہ سے پہلے دریافت تو کر لینا تھا کہ بھائی تمہارا کیا یہی مذہب ہے۔ سنو میاں! یہ مذہب غیر الماکرین کا ہوگا اور وہی تمہیں یاد رہا اور تم ہو لکہ لکھ بیٹھے وہ تمہارا سوال اور کچھ ہمارا وہم۔ اب سنو اور کان کھولکر سنو ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو تکلیف پہنچاتا ہے یا کوئی اور گناہ کرتا ہے تو اس کا اجر اسے پرماتما دیتا ہے پس جس ہمارا رجسٹر چرایا یا جس کمبخت نے چروایا اسے پرماتما ضرور سزا دیگے۔ ہمارے ہاں غیر الماکرین کا راجیہ نہیں ہے کہ اللہ میاں جبر سے چاہیں چوری کرائیں جس سے چاہیں ڈاکہ ڈلوائیں جس سے چاہیں ہتک کرائیں اور پھر بیچاروں کو بے ایمانی سے دوزخ کی.... صورت ستر دوائیں شرابیں پلوائیں بڑی بڑی آنکھوں والی لونڈے دکھلائیں کچھ سمجھے! تو اب ہمارا عقیدہ سمجھکر بے شرمی کو بالائے طاق دھر کر پھر سوال کرو ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مرو "

ناظرین منصور دیکھیئے کہ آریوں کے مایۂ ناز نے کسقدر گالیاں دی ہیں مگر قابل

* مقدمہ چلانیوالے کو کیوں چھوڑ دیا کیا ڈر گئے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

دیکھو صفحہ ۱۹۹ میں ہے ہذا سنہ ۲۸۹ ہجری کئی روز تک سخت زلزلے آیا
کئے اور بصرہ میں سخت اندہی آئی ہزاروں درخت گر گئے۔
دیکھو صفحہ ۲۰۱ میں ہے ہذا سنہ ۳۰۱ ہجری میں ایک پہاڑ زمین میں دہس گیا
اور اوسکے نیچے سے پانی نکلنے لگا جس سے بہت سے قریہ ڈوب گئے
اسی سال ایک مادہ خچر نے بچہ دیا خدا قادر ہے جو کچھ چاہے کرے۔
دیکھو صفحہ ۲۰۱ میں ہے ہذا سنہ ۳۰۳ ہجری میں بغداد میں گرانی کی یہ حالت
ہوئی کہ گیہوں کی ایک بوری تین سو دینار میں بکی لوگوں نے مردار چیزیں کہائیں
دیکھو صفحہ ۲۱۳ میں ہے ہذا سنہ ۳۴۴ ہجری میں مصر میں تین ساعت برابر سخت
زلزلہ رہا جس سے ہزاروں مکانات گر گئے لوگوں نے بڑے خشوع خضوع
سے جناب احدیت سے دعائیں مانگیں۔
پھر سنہ ۳۴۴ ہجری میں سمندر اتنا اتر گیا یہاں تک کہ پہاڑ نظر آنے لگے اور ایسی
چیزیں نظر پڑیں جو کبھی نہ دیکھی تہیں بہت سے چہوٹے چہوٹے جزیرے بن گئے
رَی اور نواح رَی میں زلزلۂ عظیم آیا شہر طالقان خسف ہوگیا کل تیس آدمی کے
قریب بچ سکے باقی سب ہلاک ہوگئے۔ رَی اور مضافات میں بھی کوئی ڈیڑھ
سو گاؤں خسف ہوگئے شہر حلوان کا اکثر حصہ زمین میں دہس گیا زمین سے مردوں
کی ہڈیاں باہر نکل پڑیں رَی میں ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا ایک گاؤں ہوا میں معلق
لٹک گیا اور پھر گر گیا۔ زمین سے پانی نکل آیا بعض جگہ زمین میں بڑے بڑے شگاف
ہوگئے اور ان میں سے سخت بدبو نکلی اور بعض جگہ سے دہواں +
پھر سنہ ۳۴۷ ہجری ہے ہذا قم اور حلوان میں پھر زلزلہ آیا اور بہت سے خلق اللہ
تلف ہوگئی اور ٹیڑی آئی در تمام غلہ اور سبز درختوں کو صاف کر گئی۔
دیکھو صفحہ ۲۱۴ میں ہے ہذا سنہ ۳۴۹ ہجری میں عراق میں ایک تارہ ٹوٹا جسکی روشنی
آفتاب جیسی تہی اور بعد میں بادل کی گرجنے کی آواز سنائی دے۔
دیکھو صفحہ ۲۲۳ میں ہے ہذا سنہ ۳۸۰ ہجری میں دروانسے اوج کی طرف ایک لڑکی
پیدا ہوئی جس کے دو سر اور دو چہرے اور دو گردنیں تہیں
پھر اسی سال سنہ ۳۸۰ ہجری میں ایک ستارہ چاند کے برابر نمودار ہوا اور دس
راتوں کے بعد غائب ہوگیا لوگ اس ستارہ کو دیکھ کر ڈرتے تھے۔
پھر سنہ ۳۸۲ ہجری میں رملہ میں ایسا زلزلہ آیا کہ اسکو بالکل تباہ کر دیا زمین سے
پانی نکل آیا پچیس ہزار آدمی ہلاک ہوگئے سمندر بقدر ایک روز راہ ہٹ گیا لوگ
وہاں مچھلیاں پکڑ رہے تہے یکایک پانی چڑھ آیا لوگ وہیں رہ گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۲۴ میں ہے ہذا سنہ ۳۸۸ ہجری میں جانوروں میں سخت وبا پڑی
جس میں ریوڑ غارت ہوگئے۔
دیکھو صفحہ ۲۳۲ میں ہے ہذا سنہ ۴۱۳ ہجری میں ۳۰ رمضان کو بھی چاند نہ
دکہائی دیا دوسرے روز لوگوں نے روزہ رکہا شام کے وقت بھی چاند نہ
دکہائی دیا حالانکہ مطلع صاف تہا یہ ایک ایسی بات ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تہا
دیکھو صفحہ ۲۳۴ میں ہے ہذا سنہ ۴۱۶ ہجری میں بغداد میں نو دس دفعہ زلزلہ
آیا اور حلوان کا ایک پہاڑ ٹوٹ کر گر گیا۔
دیکھو صفحہ ۲۳۲ میں سنہ ۴۲۵ ہجری یمن میں خون کا مینہ برسا کئی روز تک
زمین سرخ رہی اور لوگوں کے کپڑوں پر نشان باقی رہے۔
دیکھو صفحہ ۲۴۴ میں ہے ہذا سنہ ۴۲۹ ہجری میں ایک بڑا تارا ٹوٹا اور اسکے بعد سخت
آواز آئی جس سے مکان اور دیواریں ہل گئیں لوگوں نے بڑی دعائیں
مانگیں اور خیال کیا کہ قیامت آگئی۔
دیکھو صفحہ ۲۴۱ میں ہے ہذا سنہ ۴۹۹ ہجری میں مصر میں اور شام میں اور جزیرہ
میں سخت زلزلہ آیا جس سے بہت سے مکانات گر گئے اور قلعے گر پڑے اور
بصرہ کے پاس بہت سے گاؤں خسف ہوگئے۔
دیکھو صفحہ ۲۴۳ میں ہے ہذا سنہ ۶۰۲ ہجری میں عدن میں ایک آگ ظاہر ہوئی جس
شرارے رات کو سمندر کی طرف چلتے معلوم ہوتے تھے۔ اور دن کو دریا
سے دہواں اٹھتا دکہائی دیتا تہا۔
پھر سنہ ۶۵۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں آگ ظاہر ہوئی ابو شامہ کہتے ہیں کہ
ہمارے پاس مدینہ منورہ سے خطوط پہنچے کہ شب چہار شنبہ ۳ جمادی الآخر
کو مدینہ منورہ میں گرج کی آواز ہوئی اور پھر سخت زلزلہ آیا اور تہوڑی دیر تک
برابر زلزلہ آتا رہا یہ حالت ۵ جمادی الآخر تک رہی پھر حرہ میں قریظہ کے قریب
سخت آگ ظاہر معلوم ہوئی شہر مدینہ شریف میں ہم گہروں میں بیٹھے ہوئے تہے
تو یہ معلوم ہوتا تہا کہ ہمارے پاس ہی آگ لگی ہوئی ہے اوسکے اثر سے وادی
شظا میں پانی نکل آیا اور اوس میں بڑے قصر کے برابر شرارے نکلتے معلوم ہوتے
تہے۔ یہانتک کہ مکہ کے رہنے والوں کی آنکہیں اون شراروں سے چوندہیا
جاتی تہیں لوگ قبر شریف حضور صلعم پر حاضر ہوئے توبہ اور استغفار کرنے
لگے یہ حالت کئی مہینہ تک باقی رہی۔ دیکھو صفحہ ۲۶۲ میں ہے ہذا سنہ ۶۹۴ھ میں
ایسا سخت طاعون پڑا کہ اوسکی مثل کبھی نہ سنا گیا تہا۔ دیکھو صفحہ ۱۹۲ میں ہے ہذا سنہ ۵۴۰

ص طرابلس میں ایک لڑکی لطیفہ نامی تھی تین مردوں سے اوسکا نکاح ہوا مگر کوئی اُسپر قادر نہ ہوسکا عیب اوسکا یہ تھا کہ پچیس برس کی ہوئی تو اوسکے پستان غائب ہوگئے پھر اوسکے نشان بھی نہ رہا ہو کر گویا [illegible]

اور پھر شروع ہوگیا۔ فقط رفتہ رفتہ لطیفہ کی انگشت کو مرض کی علامت [illegible] دیکھو صفحہ ۲۴۴ میں سنہ [illegible] میں آفتاب اور ماہتاب دونوں کو پورا گرہن لگا ۱۴ شعبان کو چاند کو گرہن لگے ہوئے [illegible] آفتاب کو گرہن لگا۔ تمام دنیا میں ایسا یونہی
[illegible] صاحب [illegible] احمد کے خدا کی قدرت [illegible] علمی شبہ نشانات سلسلہ وار درج اخبار اہلحدیث یا رسالہ مرقع قادیانی سے اور جگہ دیکھو تو میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ عام لوگ خدا کی

ahmadimuslim.de

میں بھی کشمیر جیسے وہم پرست ملک میں کوئی بڑا دینی مدرسہ ہونا چاہئے مگر مدرسہ ایسا ہو جہاں ہر ایک کلمہ گو قطع نظر اختلافات مذہبی کے فیض پا سکے اسلئے مہتمم صاحب اطلاع دیں کہ کیا مدرسہ مذکور میں اس بات کا کافی انتظام ہے یا یہی ہے کہ چندہ تو سب دیں مگر فیضیاب صرف ایک ہی فرقہ ہو۔

مرزا قادیانی کے دہوکہ کا اظہار

نامہ نگار

اے لوگو خبردار ہو جاؤ قادیانی دہوکہ میں مت آؤ۔ اے انپڑھ لوگو تم پر افسوس۔ اے لکھے پڑھے لوگو تم پر بڑا افسوس اسواسطے کہ جب کبھی خدا کی قدرت کا کوئی نشان آسمان سے یا زمین سے ظاہر ہوتا ہے تو قادیانی صاحب اپنے دعوی نبوت کے ثبوت میں اخبارون اور اشتہارون کے ذریعہ سے پیش کرتے ہیں۔ اور انکے مرید جو کتب تاریخ سے واقف نہیں جھٹ کہدیتے ہیں کہ یہ نشان مرزا صاحب کے دعوی کے ثبوت میں ظاہر ہوا ہے۔ اور جو مرید اپنے آپ کو مولوی بلکہ بڑے مولوی کے نام سے مشہور کر رہے ہیں وہ بھی دیدہ دانستہ ہان ہان کرتے جاتے ہیں اگرچہ اُن پر کتب تاریخ سے یہ بات بخوبی واضح ہو کہ خداوند تعالی کی قدرت کے عجائب نشان ہمیشہ سے دنیا میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہینگے لیکن میں اپنے اس دعوی کے ثبوت میں اور مریدان مرزا کو خواب غفلت سے بیدار کرنیکے لئے تاریخ الخلفاء مترجم اردو سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرونگا جس میں خداوند تعالی کی قدرت کے عجائب نشانات کا ذکر ہوگا۔ اور تاریخ الخلفاء کا مصنف مرزا صاحب کے نزدیک معتبر ہے جس کے غیر معتبر کہنے کی مریدان مرزا کو گنجائش نہیں ہوگی۔

دیکھو تاریخ الخلفاء مترجم اردو کے صفحہ ۱۵۲ میں ہے ہذا۔

سنہ [illegible] ہجری میں سخت زلزلہ آیا جس سے اسکندریہ کے منارے گر گئے

دیکھو صفحہ ۱۵۰ میں ہے ہذا۔ سنہ ۲۳۳ھ میں عراق میں ایسی بادسموم چلی کہ کوفہ کی تمام کھیتیاں جل گئیں اور بغداد میں اور بصرہ میں مسافر مر گئے پچاس روز یہی قیامت کا نقشہ رہا حتی کہ ہمدان میں زراعت جل گئی اور مویشی مر گئے اور راستون میں مسافر ہلاک ہو گئے۔ اسکے بعد دمشق میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ہزارون مکان گر گئے اور خلقت انکے نیچے دب گئی انطاکیہ اور جزیرہ کا بھی یہی حال ہوا اس واقعہ میں پچاس ہزار آدمیون سے کم کا نقصان نہ ہوا

پھر سنہ ۲۴۱ھ ہجری میں تارے بہت سے ٹوٹے اور بڑی رات گئی تک آسمان میں ستارے ٹیڑیون کی طرح اڑتے ہوئے معلوم ہوتے رہے۔

پھر سنہ ۲۴۲ھ ہجری میں تونس اور قرب و جوار نیز رَے خراسان نیشاپور طبرستان اور اصفہان میں سخت زلزلہ آیا پہاڑون کے ٹکڑے اڑ گئے اکثر جگہ سے اتنی جگہ پھٹ گئی کہ جس میں آدمی سما جاتے۔

مصر کے ایک گاؤن آسمان سے پتھر گرے جنکا وزن دس رطل کے قریب تھا

یمن میں پہاڑ [illegible] کچھ ایسی حرکت کی کہ کھیت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو گئے۔ حلب میں ماہ رمضان ایک پرند بولا تو لوگون نے یہ کہتے سنا۔ اے لوگو اللہ سے ڈر جاؤ اللہ اللہ چالیس مرتبہ کہکر اڑ گیا دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا وہان کے لوگون نے اس واقعہ کی رپورٹ صدر میں کی اور قریبا پانسو آدمیون نے اسکی شہادت دی۔

دیکھو صفحہ ۱۲۶ میں ہے ہذا سنہ ۲۴۵ھ ہجری میں تمام دنیا میں سخت زلزلے آئے شہر اور قلعے اور پل گر پڑے اور انطاکیہ میں ایک پہاڑ سمندر میں گر گیا آسمان سے سخت ہولناک آوازین سنائی دیں اور بلبیس میں بہت آدمی ہلاک ہو گئے اور مکہ شریف کے چشمون کے پانی غائب ہو گئے متوکل نے عرفات سے پانی لانے کیلئے ایک لاکھ دینار دیئے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۴ میں ہے ہذا عراق میں وبا پھیلی جو بربادی جنگ سے کم نہ تھی اس میں بے تعداد آدمی مر گئے۔ وبا کے بعد بہت سے زلزلے آئے جنمیں ہزارون جانیں تلف ہوگئیں۔

دیکھو صفحہ ۱۹۶ میں ہے ہذا سنہ ۲۸۰ھ ہجری میں دبیل سے اطلاع آئی کہ ماہ شوال میں چاند گہن ہوا اور عصر کے وقت سخت اندھیرا ہو گیا اسکے بعد کالی آندھی آئی جس نے تین روز متواتر اندھیرا رکھا اسکے بعد پھر ایسا زلزلہ آیا کہ ہزارون گھر گر گئے یہانتک کہ قریب ڈیڑھ لاکھ آدمیوں کے مکانات کے نیچے سے نکالے گئے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۰ میں ہے ہذا سنہ ۲۸۵ھ ہجری میں بصرہ میں ایک آندھی آئی جسکا رنگ پہلے زرد تھا پھر سبز ہو گیا اور پھر کالی ہو گئی اور کئی روز تک اسیطرح رنگ بدلتی رہی آخر میں ایک چادر گری جسکا وزن ستو درم تھا اسکے بعد یہ

وصف انسانیت کی تمثیل اس جگہ بے موقعہ ہے اسلئے کہ وصف انسانیت میں فرق مراتب و تعیین اقسام جائز ہے بدینوجہ مختلف اوصاف کے افراد تفریق مراتب و تعیین اقسام اسمیں داخل ہیں۔ چنانچہ حکماء ہند نے وصف انسانیت کو بلحاظ اختلاف اوصاف انسانی چار درجوں میں تقسیم کیا ہے برہمن چھتری۔ ویش شودر۔ کیا آپ صفت قدامت کو بھی بلحاظ اختلاف اوصاف تین درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اگر نہیں کر سکتے تو یہ بالکل بے انصافی ہے کہ مختلف اوصاف کے افراد بلا تفریق مراتب و تعیین اقسام کسی وصف خاص کے اندر ایک ہی نمبر میں داخل کر دیجاویں اور یہ صریح خلاف عقل ہے اختلاف اوصاف ہمعمری کو ضرور مانع ہے۔ دنیا میں ہر حالت و کیفیت کی شناخت کیواسطے کچھ نہ کچھ علامات و نشانات جنکو ہم لفظ اوصاف سے تعبیر کیا ہے ضرور پائے جاتے ہیں چنانچہ شناخت عمر کیواسطے بھی کچھ نشانات و علامات یا اوصاف ایسے ضرور مقرر ہیں جن سے ہمکو متعدد افراد کے باہمی نسبت عمری کا اندازہ کرنے میں کافی مدد ملتی ہے ورنہ کیا اسباب و ذرائع ہیں جنکے ذریعہ سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے ایشور و جیو کے درمیان باپ و بیٹی کی نسبت جو صریح اختلاف عمر پر مبنی ہے دریافت کر لی۔ کیا کوئی سماجی درست ثابت کر سکتے ہیں کہ ایشور و جیو نے باہمی نسبت کا اظہار خود ہی سوامی جی سے کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو بس خواہ مخواہ یہی ماننا پڑیگا کہ سب سے پہلے سوامی جی نے اختلاف اوصاف کے ذریعہ اختلاف عمر کا عقدہ حل کیا بعدہ مصداق مثل معروف (باپ پر پوت پتا پر گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا ہی تھوڑا) ایشور و جیو کے درمیان باپ و بیٹی کی نسبت کا راز حقیقت ادا ہم کیا۔ اچھا اگر ہم فرض کریں کہ اختلاف اوصاف ہمعمری کو مانع نہیں ہے تو اس لاینحل معمہ کو کون حل کریگا جو مہاشہ حل کر سکتے ہیں۔ کہ ان ہرسہ آدین قدما میں وہ کون اسباب و آثار پائے جاتے ہیں جنکے ذریعہ مابین ہرسہ قدما ہمعمری لازم و ثابت ہے یا وہ کون یورپین نو ایجاد کسوٹی آریہ مہاشون کے ہاتھ لگ گئی ہے جسکی بنا پر باپ و بیٹی کی نسبت بحال رکھتے ہوئے مابین ہرسہ قدما ہمعمری کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ تیسرے حصہ میں میں نے یہ ظاہر کیا تھا کہ میرے ان سب اعتراضات کے جواب کے بجائے آریہ مہاشون نے یہ عذر پیش کیا جو بخیال انکے جواب ہے کہ ہم اگر روح و مادہ کو قدیم نہ مانیں تو دنیا کی علت مادی کہان سے لائیں گے اور دنیا پیدا نہو اور بغیر دنیا کے ایشور کی ہستی محض بیکار ہو گی غنیمت سمجھو کہ ایشور کے ہمراہ روح و مادہ بھی ازلی و قدیم ہے ورنہ آج ایشور کو نرا نکما کہنے کی بجائے محض بیکار کہنا پڑتا جو اوس کی ذات کیواسطے نقص ہے۔ اسلئے ہمنے بخیال دفعیہ نقص ذات بار تعالیٰ تعدد قدما کے مسئلہ کو بحال رکھکر ایشور کو اپنا ممنون منت بنایا۔ بجواب اسکے میں نے عرض کیا تھا کہ تمہارے عقیدہ کے بموجب اب بھی ایشور کی ہستی محض بیکار ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ تم روح و مادہ و قانون قدرت کو ازلی و قدیم و ناقابل شکست مانتے ہو۔ پس باوجود ایسے عقیدہ کے ایشور کی ضرورت ثابت کرو بجواب اسکے مخاطب مہاشہ نے جو کچھ زیب قلم فرمایا اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ بدوآریوں کا عقیدہ ہے پرماتما ہر لمحہ روحوں کے عدل اور انصاف و رحم و سزا و جزا میں مصروف رہتا ہے اسلئے ایشور کی ہستی کی ضرورت ہے اگر ایشور نہ ہو تو یہ کام کون کرے گا جواب۔ پرماتما اوسی قدیم و ناقابل شکست قانون کے بموجب اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے میں ہر لمحہ مصروف و مشغول رہتا ہے جو پرماتما کی ہستی سے متاثر ہونیکے بجائے خود اپنا اثر پرماتما کی ذات پر غالب و قائم رکھتا ہے یا کسی دوسرے قانون کے بموجب۔ اگر کوئی دوسرا قانون نہیں ہے تو ایشور کا دخل در معقولات چلتی گاڑی میں روڑا دینا خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا نہیں تو اور کیا ہے۔ غور کرو۔ ایشور ہو یا روح ہو یا مادہ ہو جب مدعو یا پرمدعو۔ یا انسان ہو آریہ خواہ آگ سے ہو کر گزرتا ہو یا نکرتا ہو جو آگ میں گریگا آگ اپنی گرمی سے اوسکو متاثر ضرور کریگی۔ پس آگ میں گرنا فعل اور اوسکے اثر سے متاثر ہونا ایک لازمی و لابدی نتیجہ ہے۔ اب فرمایئے اس نتیجہ کا دینے والا کون ہے اس میں ایشور کو اپنا عدل و انصاف و رحم صرف کرنیکا کس جگہ موقعہ ملا۔ واقعی امر یہ ہے کہ ایسا مستقل بالذات ناقابل شکست قانون جسکے ساتھ لفظ قدرت کا بھی لگا ہوا اور جو بمقابلہ یورپین صنعت و حرفت ایشور کی سربشکتیمانی کو معطل کر دے ایک معقول پسند انسان کو دہریت کی طرف راہ نما ہے۔ فقط۔ خاکسار زمان احمد یار خان از ملاوان ۱۲ اسنتی شنبہ

مدرسہ نصرت الاسلام سری نگر کشمیر کے مہتمم صاحب

مدرسہ مذکور کے حامیوں خصوصاً حاجی انصر شاہ صاحب رئیس الداخ کی امداد کا ذکر کرکے مسلمانوں سے مدرسہ کے لئے استمداد کرتے ہیں۔ ہمارے خیال

ahmadimuslim.de

فتوے

س نمبر ۲۵۲: اس حدیث کے اصل الفاظ کیا ہیں جس کا ترجمہ ہے تم میں سے وہی اچھا ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں اچھا ہے۔

س نمبر ۲۵۳: عزل جائز ہے یا نہیں کنا نعزل والقرآن ینزل اور وانہ الواد الخفی والی احادیث کی تطبیق کیا ہے۔

س نمبر ۲۵۴: مردوں کی طرح عورتوں کو بھی اپنی شرمگاہ کے بال اُسترہ قینچی وغیرہ سے کر لینے جائز ہیں یا کسطرح۔ جابر ابن عبد اللہ والی حدیث کے لفظ تستحد المغیبۃ وغیرہ سے استعمال حدید کا حکم یا کم از کم اجازت ثابت ہے یا نہیں۔

س نمبر ۲۵۵: قبض ہو تو پاخانہ کے وقت زور لگنے سے پیشاب گاہ سے منی کا قطرہ نکل آتا ہے تو غسل کا اصل حکم ہے۔

س نمبر ۲۵۶: مدت رضاعت میں جب کہ والدین سے جماع سے دودھ پینے والی اولاد کو ضرر ہوتا ہے روزہ بھی نہیں ہو سکتا جماع کا کیا حکم ہے جبکہ والدین عالم شباب میں ہوں۔ ایکے از ناظرین اہلحدیث

ج نمبر ۲۵۲: اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں خیارکم خیارکم لنسائہم

ج نمبر ۲۵۳: عزل جائز نہیں ان حدیثوں کی تطبیق اہلحدیث مورخہ ۲۳ مئی میں دیکھی ہے دیکھ لیجئے۔

ج نمبر ۲۵۴: عورت کو بھی مردوں کی طرح اُسترہ وغیرہ کا استعمال جائز ہے غرض صفائی سے ہے آلہ کوئی ہو۔

ج نمبر ۲۵۵: محض منی کے نکلنے سے غسل واجب نہیں جبتک کہ لذت کے ساتھ نہ نکلے پس صورت مذکورہ میں غسل واجب نہیں۔

ج نمبر ۲۵۶: ایک حدیث میں آنحضرت نے فرمایا مجھے خیال تھا کہ میں ایسی حالت میں جماع کرنے سے منع کر دوں مگر دیکھا کہ فارس اور روم والے ایسا کرتے ہیں اور انکو ضرر نہیں ہوتا اسلئے منع نہیں فرمایا۔ لیکن بغور دیکھا جائے تو یہ اوس ضرر کی نفی ہے جو ہلاکت کے درجہ تک پہونچائے ورنہ فی الجملہ ضرر تو تجربہ میں آچکا ہے اسلئے جو کوئی اس معمولی ضرر سے بھی اپنے بچے کو محفوظ رکھنا چاہے اور شہوت کا غلبہ بھی نہو تو وہ نہ کرے۔ اگر شہوت کا غلبہ ہو تو جائز ہے

س نمبر ۲۵۷: کتے کا گھر میں رکھنے کی نسبت یہ حکم ہے کہ جس گھر میں کتا ہو گا اوس گھر میں فرشتے رحمت کے نہیں آتے اور شکاری کتے رکھنے کا حکم ہے اور اونکا شکار بھی درست ہے یہ کیا سبب ہے جواب عنایت ہو

س نمبر ۲۵۸: اسوقت میں بوجہ ملازمت وغیرہ کے رخصت نہیں ملتی اور آدمی مجبور ہے۔ بیاہتا عورت کو پردیس میں موقع نہیں رکھنے کا۔ اب وہ مجرد شخص بیچارہ کیا کرے وسیں میں کوئی صورت روزگار کی نہیں کہ جو مقیم گھر ہو اور طبیعت کا حکم نہیں دیگر صورت میں شرع کی دیوار قائم ہے فمن ابتغی وراء ذالک فاولئک ہم العادون۔ اسکا علاج مجردوں کیلئے بتلایا جاوے۔

س نمبر ۲۵۹: افتادہ مال میں شرع کی نسبت کام میں لانے کا کس طرح حکم ہے کہ کام میں لاوے یا نہیں جو مال کوئی شخص پڑا ہوا پاوے اور اسکے بیچنے کی شرعاً اجازت ہے یا نہیں اور ہے تو کسقدر وہ مال انتظار میں رکھا جاوے۔

ج نمبر ۲۵۷: بعض احکام بوجہ ضرورت بشری کے مستثنیٰ ہوتے ہیں شکاری کا حکم بھی اسی ضرورت پر مبنی ہے۔

ج نمبر ۲۵۸: حدیث شریف میں اس سوال کا جواب یہ ملتا ہے کہ ایسا شخص روزے رکھے نہ ایسے کہ خوب خور لکھ کہا ہے بلکہ ایسے کہ جن سے کمزوری غالب آئے جبتک کہ بیوی کو اپنے پاس نہ بلا سکے۔

ج نمبر ۲۵۹: افتادہ مال اگر بہت ہے تو ایک سال تک اوسکی شہرت کرے یعنی مال کا اندازہ اور تھیلی یا گٹھڑی کے کپڑے کا نشان یاد رکھکر عام مجمعوں میں سوال کرے کہ کسی کی کوئی چیز گم ہوئی ہو تو بتلاؤ اگر کوئی شخص نشانات پورے بتلا دیوے تو اوسکو دیوے نہ بتلا سکے تو سال کے بعد اپنے استعمال میں لا سکتا ہے۔ مگر جب کبھی اصل مالک آوے اوسکو ادا کرنا ہوگا۔ اور اگر کوئی ایسی معمولی چیز ہے جسکی عام طور پر تلاش نہیں کیجاتی جیسے دھیلا پیسہ یا حسب عرف عام کوئی اور کم قیمت کی چیز تو اوسکو معمولی تلاش کے بعد استعمال میں لا سکتا ہے مگر اصل مالک کے پہونچنے پر ادا کرنا ہوگا۔ یہ حدیثوں کا مضمون ہے۔

س نمبر ۲۶۰: بوقت جماع اپنی عورت کا دودھ پی لینا اور شرمگاہ کو چومنا چاٹنا جائز ہے یا نہ۔ س نمبر ۲۶۱: اپنی عورت کو بی بی کہکر اوس سے باتیں کرنی جائز ہیں یا نا جائز۔ س نمبر ۲۶۲: تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ۔ کے صرف لفظی معنے کیا ہیں۔ سائل ایکے از ناظرین اخبار۔ ج نمبر ۲۶۰: ایک فضول اور قابل ترک حرکت ہے ج نمبر ۲۶۱: اگر اوس ملک کے محاورہ میں بی بی بہو کا لفظ کسی محرم رشتہ (ماں بہن وغیرہ) سے مخصوص نہیں تو عورت کو بی بی کہہ لینا جائز ہے ج نمبر ۲۶۲: ان لفظوں کے معنے ہیں کہ پریشان بالوں والی عورت کنگھی وغیرہ کرلے اور غائب خاوند والی زن وغیرہ ... سے صفائی کرلے۔ آنحضرت ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو بعض صحابہ جلدی گھروں کو جانے لگے حضور نے منع فرمایا کہ ٹھہرو شہر میں قافلہ پہونچنے کی خبر ہو لے۔ جو عورتیں بوجہ غیبوبت خاوندوں کے ناصاف اور ناستھری ہو رہی ہوں وہ ...

(حافظ محمد علی از ند سیاری)